مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ عبداللہ الزائد

مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ میں

مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بار بار شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کو والدی الکریم کہہ کر پکارتے رہے، بار بار پیشانی کو چومنے کی سعی کرتے رہے

۲۹ نومبر ۱۹۸۱ء اتوار کا دن دارالعلوم حقانیہ کے لیے مسرتوں کا دن تھا کہ اس دن مرکزِ اسلام مدینہ طیبہ کے ممتاز تعلیمی ادارہ جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے سربراہ اور برگزیدہ شخصیت شیخ عبداللہ بن عبداللہ الزائد حفظہ اللہ نے دارالعلوم حقانیہ کو اپنے قدوم میمنت سے نوازا۔ کئی دن سے شیخ الجامعہ کی آمد آمد کا غلغلہ تھا اور تمام اساتذہ وطلبہ چشم براہ تھے۔ شیخ الجامعہ کی آمد سے قبل حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خصوصی اجتماع میں طلبہ کو مدینہ طیبہ کے ضیفِ مکرم کی آمد کا مژدہ سُنایا تھا اور یہ کہ علم وعمل ہر لحاظ سے قابلِ احترام مہمان کے لیے دیدہ ودل فرشِ راہ کیے جائیں۔

معزز مہمان کی آمد کا وقت ایک بجے دوپہر طے شدہ تھا۔ مگر زہے نصیب کہ شیخ موصوف پروگرام سے دو ڈھائی گھنٹے قبل اچانک دارالعلوم پہنچ گئے ابھی استقبال کی تیاری جاری تھی اور طلباء اسباق میں مصروف تھے تاہم مہمانوں کی آمد پر طلباء نے حضرت شیخ الحدیث رح کی قیادت میں پرجوش خیر مقدم کیا۔

کچھ دیر دفترِ اہتمام میں آرام فرما کر استراحت کے لیے **احقر کے غریب خانہ** پر تشریف لے گئے، تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ آرام **فرمایا اور** دوپہر کا کھانا تناول فرماتے کے بعد حضرت شیخ الحدیث رح کی معیت میں جامع مسجد دارالعلوم تشریف لائے مسجد مشتاقینِ دید سے بھری ہوئی تھی، شیخ مکرم کی اقتداء میں نمازِ ظہر ادا ہوئی نمازِ ظہر کے بعد معزز مہمان نے جلسہ گاہِ ترحیبی میں جانے سے قبل دارالعلوم کا معائنہ کرنا تھا، مسجد سے سیدھے دارالعلوم کے ابتدائی شعبہ تعلیم القرآن مڈل سکول جانا ہوا۔ اسی دوران طلبہ دارالعلوم، اساتذہ اور علماء دو رویہ قطاروں میں کھڑے ترحیبی نعروں سے مہمانِ مدینہ کا گرمجوشی سے خیر مقدم کرتے رہے۔

سید اسید امرحبا مرحبا، عاش الجامعۃ الاسلامیۃ والجامعۃ الحقانیۃ، عاش المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، عاش اتصالات العلم والدین بیننا وبینکم کے نعروں سے دارالعلوم کے در و دیوار گونج رہے تھے۔

شعبہ تعلیم القرآن میں تقریباً سات سو زیرِ تعلیم بچوں نے اساتذہ و ہیڈ ماسٹر صاحب کے ساتھ اپنے مخصوص انداز میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ عربی اردو ترانے پڑھے اور عربی سپاسنامہ کے بعد عربی میں طلبہ نے مکالمات سنائے، شیخ موصوف معصوم بچوں کے نظم وضبط اور دینی معلومات سے بیحد متاثر دکھائی دے رہے تھے۔ واپسی میں آپ نے خشوع وخضوع کے ساتھ دُعا فرمائی اور شکریہ ادا کیا یہاں سے آپ استقبالیہ قطاروں کے گھیرے میں کُتب خانہ دارالعلوم دیکھنے گئے

> **شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح کی مساعی دیکھ کر شیخ عبداللہ الزائد بار بار کہتے رہے "واللہ انہا جھود عظیمۃ" خدا کی قسم! یہ کوششیں بڑی عظیم ہیں**

اور کتب خانہ کا کچھ دیر معائنہ کیا، یہاں سے دفتر الحق میں فروکش ہوئے جہاں احقر نے الحق اور مؤتمر المصنفین کی مطبوعات کا تعارف کرایا، الحق کے کچھ مجلدات اور مطبوعاتِ مؤتمر کے مکمل سیٹ شیخ موصوف اور ان کے رفقاء کو پیش کیے گئے۔

نمازِ ظہر سے قبل آپ نے دارالعلوم کے دارالحفظ والتجوید کی جدید پرشکوہ عمارت اور زیرِ تعمیر ہاسٹل کا بھی معائنہ کیا اور بار بار واللہ انہا جھود عظیمۃ جیسے کلمات سے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

دارالتدریس کی درسگاہوں کو سرسری نظر سے دیکھنے کے بعد استقبالیہ تقریب میں جلوہ افروز ہوئے۔ دارالحدیث سے باہر دارالعلوم کے صحن میں پنڈال بنایا گیا تھا اور سٹیج پر چند حضرات کی نشست کا انتظام تھا۔ شیخ نے سٹیج پر قدم رکھا تو ایک بار پھر دارالعلوم کے در و دیوار اللہ اکبر اور استقبالیہ نعروں سے گونج اُٹھے، دارالعلوم کا صحن طلباء اور علماء کے مجمع سے بھرا ہوا تھا۔ تقریب کا آغاز دارالعلوم کے ایک جید قاری صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، اس کے بعد احقر نے دارالعلوم کے اساتذہ، طلبہ اور حضرت شیخ الحدیث رح کی طرف سے عربی میں مبسوط سپاسنامہ پیش کیا، جس میں جامعہ اسلامیہ اور مملکتِ عربیہ سعودیہ کے اسلام اور علومِ اسلام کے لیے لازوال مساعیٔ جمیلہ پر شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ اس کے بعد برصغیر میں انگریزی سامراج کی آمد، دینی علوم کی نشر و اشاعت کا نظام درہم برہم ہو جاتے اور اہل اخلاص علماء کے مدارس طلبہ کا